41855 ـ كيا وه والده كى طرف سے حج كرے كا والد كى جانب سے ؟

سوال

ميں حج كر چكا ہوں اور ميرے والدين فوت ہو چكے ہيں ميں ان كى جانب سے حج كرنا چاہتا ہوں كيا والده كى طرف سے پہلے حج كروں ؟
اور اگر دونوں كى طرف سے حج كرتا ہوں تو دوسرے كے ليے مجھے قرض حاصل كر كے كسى دوسرے شخص كو حج بدل كروانا ہو گا ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

حسن سلوك ميں والده كا مقام والد سے زياده ہے اس ليے والده حسن سلوك كى زياده مستحق ہے:

بخارى اور مسلم رحمہما الله نے ابو ہريره رضى الله تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ:

ايك شخص رسول كريم صلى الله عليہ وسلم كے پاس آ كر كہنے لگا: اے الله تعالى كے رسول صلى الله عليہ لوگوں ميں سے سب سے زياده ميرے حسن سلوك كا مستحق كون ہے؟

تو رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے فرمايا: تيرى والده، اس شخص نے كہا: پھر كون ؟

تو رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے فرمايا: تيرى والده، وه شخص كہنے لگا: پھر كون ؟

تو رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے فرمايا: تيرى والده، اس شخص نے كہا پھر كون ؟

تو رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے فرمايا: پھر تيرا والد "

صحيح بخارى حديث نمبر (5971) صحيح مسلم حديث نمبر (2548)

ابن بطال رحمہ الله تعالى كہتے ہيں:

اس كا تقاضا يہ ہے كہ والد كى بنسبت والده تين حصے زياده حسن سلوك كى مستحق ہے، ان كا كہنا ہے كہ: يہ

حمل اور پھر وضع حمل اور پھر دودھ پلانے کی صعوبت برداشت کرنے کی بنا پر ہے، اور اس میں ماں کو انفرادی حیثیت حاصل ہے اور وہی یہ بوجھ اور تکلیف برداشت کرتی ہے، پھر والد تربیت میں شامل ہوتا ہے.

اور اس کا اشارہ مندرجہ ذیل فرمان باری میں موجود ہے:

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے، اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے لقمان (14).

اللہ تعالی نے نصیحت میں برابری کی اور والدہ کو تین امور میں خصوصیت سے نوازا.

قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مراد یہ ہے کہ نیکی اور حسن سلوک میں والدہ کو زیادہ حق حاصل ہے اور حقوق زیادہ ہونے کے وقت والدہ کے حقوق کو مقدم کیا جائے گا.

اور قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جمہور علماء کرام کا کہنا ہے کہ نیکی اور احسان میں والدہ کو والد سے مقدم کیا جائے گا.

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ: نیکی میں دونوں برابر ہیں، لیکن صحیح پہلا قول ہی ہے. انتہی

ماخوذ از فتح الباری لابن حجر.

اور مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس حدیث میں الصحابۃ صحبۃ کے معنی میں ہے، علماء کرام کا کہنا ہے کہ والدہ کو مقدم کرنے کا سبب اولاد کے متعلق اس کی تکالیف کا زیادہ ہونا ہے، اور ماں کی اولاد پر شفقت اور خدمت کرنا اور حمل اور پھر جننے اور پھر دودھ پلانے کی مشقت برداشت کرنے، اور پھر بچے کی تربیت اور اس کی بیماری وغیرہ کا خیال کرنے کی بنا پر ہے. انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے اس جیسے مسئلہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

پہلے اپنی والدہ کی جانب سے حج کرو کیونکہ ماں باپ سے نیکی اور حسن سلوک کی زیادہ حقدار ہے، یہ تو فرضی حج میں ہے، لیکن اگر ماں کی طرف سے نفلی حج ہو اور باپ کا فرضی تو پھر والد کا حج پہلے کیا جائیگا کیونکہ یہ فرضی ہے.

لیکن والد کی جانب سے حج کرنے کے لیے آپ رقم قرض نہ لیں، اور اگر آئندہ برس آپ قدرت رکھیں تو والد کی جانب سے حج کر لیں، اور آپ کا والد کی جانب سے خود حج کرنا کسی دوسرے کو حج میں نائب بنانے سے بہتر اور افضل ہے، کیونکہ آپ کا اپنے والد کے لیے اخلاص کسی دوسرے کا آپ کے والد کے لیے اخلاص سے زیادہ ہو گا.

اس لیے ہم یہ کہتے ہیں کہ: اپنے والد کی جانب سے حج کرنے کے لیے آپ قرض حاصل نہ کریں تا کہ کسی کو والد کی جانب سے حج بدل کروائیں، بلکہ اس برس جب آپ کو استطاعت حاصل ہے تو اپنی والدہ کی جانب سے حج کر لیں، اور آئندہ برس اگر طاقت ہوئی تو اپنے والد کی جانب سے حج کر لیں. انتہی

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (21 / 134).

واللہ اعلم .